روزنامہ الفضل
ٹیلی فون نمبر:213029
C.P.L 29
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfazal.com

پیر 20 دسمبر 2004ء 7 ذیقعد 1425 ہجری 20 فتح 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 286

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

جو شخص امور معروفہ میں میری اطاعت کرنے کے لئے طیار نہیں ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ اور جو شخص مخالفوں کی جماعت میں بیٹھتا ہے اور ہاں میں ہاں ملاتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ ہر ایک زانی۔ فاسق۔ شرابی۔ خونی۔ چور۔ قمار باز۔ خائن۔ مرتشی۔ غاصب۔ ظالم۔ دروغگو۔ جعلساز اور انکا ہمنشین اور اپنے بھائیوں اور بہنوں پر تہمتیں لگانے والا جو اپنے افعال شنیعہ سے توبہ نہیں کرتا اور خراب مجلسوں کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ یہ سب زہریں ہیں۔ تم ان زہروں کو کھا کر کسی طرح بچ نہیں سکتے اور تاریکی اور روشنی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتی۔ ہر ایک جو پیچ در پیچ طبیعت رکھتا ہے اور خدا کے ساتھ صاف نہیں ہے وہ اس برکت کو ہرگز نہیں پا سکتا جو صاف دلوں کو ملتی ہے۔ کیا ہی خوش قسمت وہ لوگ ہیں جو اپنے دلوں کو صاف کرتے ہیں اور اپنے دلوں کو ہر ایک آلودگی سے پاک کر لیتے ہیں اور اپنے خدا سے وفاداری کا عہد باندھتے ہیں۔ کیونکہ وہ ہرگز ضائع نہیں کئے جائیں گے۔ ممکن نہیں کہ خدا انکو رسوا کرے کیونکہ وہ خدا کے ہیں اور خدا ان کا۔ وہ ہر ایک بلا کے وقت بچائے جائیں گے۔ احمق ہے وہ دشمن جو ان کا قصد کرے۔ کیونکہ وہ خدا کی گود میں ہیں اور خدا ان کی حمایت میں۔ کون خدا پر ایمان لایا؟ صرف وہی جو ایسے ہیں۔ ایسا ہی وہ شخص بھی احمق ہے جو ایک بیباک گنہگار اور بد باطن اور شریر النفس کے فکر میں ہے۔ کیونکہ وہ خود ہلاک ہوگا۔ جب سے خدا نے آسمان اور زمین کو بنایا کبھی ایسا اتفاق نہ ہوا کہ اس نے نیکوں کو تباہ اور ہلاک اور نیست و نابود کر دیا ہو۔ بلکہ وہ ان کے لئے بڑے بڑے کام دکھلاتا رہا ہے اور اب بھی دکھلائے گا وہ خدا نہایت وفادار خدا ہے اور وفاداروں کے لئے اس کے عجیب کام ظاہر ہوتے ہیں۔ دنیا چاہتی ہے کہ ان کو کھا جائے اور ہر ایک دشمن ان پر دانت پیستا ہے۔ مگر وہ جو ان کا دوست ہے۔ ہر ایک ہلاکت کی جگہ سے ان کو بچاتا ہے اور ہر ایک میدان میں ان کو فتح بخشتا ہے۔ کیا ہی نیک طالع وہ شخص ہے جو اس خدا کا دامن نہ چھوڑے۔ ہم اس پر ایمان لائے۔ ہم نے اس کو شناخت کیا۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 ص 19)

کوئی عذر نہیں ہوگا

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

جس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے اپنا ہاتھ کھینچا وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ نہ اس کے پاس کوئی دلیل ہوگی نہ عذر۔ اور جو اس حال میں مرا کہ اس نے امام وقت کی بیعت نہیں کی تھی تو وہ جاہلیت اور گمراہی کی موت مرے گا۔

(صحیح مسلم کتاب الامارہ باب و جوب ملازمۃ جماعۃ المسلمین حدیث نمبر:3441)

ایم ٹی اے کی خصوصی نشریات

(پاکستانی وقت کے مطابق)

24 دسمبر 2004ء

ایم ٹی اے کی براہ راست نشریات کا آغاز فرانس سے 5 بجے شام ہوگا۔ خطبہ جمعہ حسب معمول 6 بجے شام ٹیلی کاسٹ کیا جائے گا۔

26 دسمبر 2004ء

فرانس سے Live نشریات کا آغاز ایک بجے دوپہر ہوگا۔ جلسہ سالانہ فرانس سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا افتتاحی خطاب 2 بجے دوپہر نشر ہوگا۔

28 دسمبر 2004ء

Live نشریات کا آغاز 2-30 بجے دوپہر ہوگا۔ جبکہ جلسہ سالانہ سے حضور کا اختتامی خطاب 3:00 بجے بعد دوپہر نشر ہوگا۔

31 دسمبر 2004ء

Live نشریات 5:30 پر شروع ہوں گی اور حضور کا خطبہ جمعہ 6 بجے شام نشر ہوگا۔

7 جنوری 2005ء

سپین سے براہ راست نشریات کا آغاز 5-30 شام ہوگا۔ جبکہ خطبہ جمعہ حسب معمول 6 بجے شام نشر ہوگا۔ احباب کثرت سے استفادہ فرمائیں۔

(نظارت اشاعت)

دارالصناعۃ میں داخلہ

دارالصناعۃ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ میں مندرجہ ذیل ٹریڈز میں داخلے جاری ہیں۔ 1۔ آٹو مکینک 2۔ آٹو الیکٹریشن + ائیر کنڈیشننگ سسٹم 3۔ جنرل الیکٹریشن 4۔ وڈ ورک

کلاسز یکم جنوری 2005ء سے شروع ہونگی۔ درخواست فارم بمع فیس کورس تصویر و شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی، تعلیمی اسناد کی نقول اور صدر حلقہ کی تصدیق کے ساتھ مورخہ 25 دسمبر 2004ء تک انسٹیٹیوٹ ہذا میں جمع کروا دیں

(ڈائریکٹر دارالصناعۃ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ)

6/1 فیکٹری ایریا۔ ربوہ فون: 214578-215544

دعوت الی اللہ کے سنہری گر

149

پر حکمت نصائح
ایمان افروز واقعات

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

دس ہزار افراد کی بیعت

سیدنا حضرت مصلح موعود نے 17 / جون 1921ء کو خطبہ جمعہ ارشاد کرتے ہوئے فرمایا۔

ایک خوشخبری سناتا ہوں جو آج ہی تار کے ذریعہ سے آئی ہے۔ ماسٹر عبدالرحیم صاحب دورہ کرتے ہوئے لیگوس (نائیجیریا) کے علاقہ میں پہنچے۔ یہاں پہلے سے ایک سو کے قریب احمدی تھے۔ یہاں کے لوگ مختلف فرقوں میں منقسم تھے اور ان میں احمدیت کی طرف توجہ پائی جاتی تھی۔ جماعت کے تعلقات کا بھی اثر تھا ان کی خواہش تھی کہ وہاں احمدی (مربی) جائے یہاں کے دس ہزار آدمی سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں جس کے متعلق ماسٹر صاحب کی طرف سے آج تار موصول ہوا ہے۔ یہ خوشی کی بات ہے۔

(خطبات محمود جلد 7 ص 64)

دعوت الی اللہ کے پاک عملی نمونے دکھائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے مجلس خدام الاحمدیہ کے چوتھے سالانہ یورپین اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا

دعوت الی اللہ کو بڑی سنجیدگی سے اختیار کریں۔ اور پاک اعمال اور دعاؤں کے ذریعہ ان کے حالات بدلیں ورنہ آپ تبدیل کر دیئے جائیں گے۔ خدا نہ کرے کہ ایسا ہو۔ اللہ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہمارے بڑے، ہمارے چھوٹے، ہمارے بوڑھے اور ہمارے جوان اور ہمارے مرد اور ہماری عورتیں اور ہمارے بچے سب دعوت الی اللہ کے عملی پاک نمونے ان کو دکھائیں۔ اور ان میں سے ان سعید روحوں کو پکڑ پکڑ کر اپنے دین میں داخل کریں۔ جن کو حضرت مسیح موعود کو کشفاً دکھایا گیا کہ میں یورپ میں سفید پرندے پکڑ رہا ہوں ان میں ضرور سعید روحیں بڑی کثرت کے ساتھ موجود ہیں بہت نیک لوگ ان کے اندر بس رہے ہیں۔ آپ ان کی تلاش کریں۔ ان کو محفوظ مقامات تک یعنی دین کے محفوظ مقام تک ان کو پہنچائیں خدا آپ کے ساتھ ہو۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

(مشعل راہ جلد سوم ص 319)

میں آج سے احمدی ہوں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 1996ء میں ایک نو احمدی ابراہیم صاحب کا جنازہ پڑھانے سے پہلے خطبہ جمعہ میں فرمایا:

یہ گلاسگو میں پانچ سال پہلے مسلمان ہوئے تھے مگر احمدی نہیں تھے۔ احمدیت کی وساطت سے نہ ان کو پیغام ملا نہ ان کو خیال آیا احمدی ہونے کا۔ ان کے دل میں اسلام کے نتیجے میں بوسنیا کے لئے قربانی کا جذبہ ابھرا اور محض اس اسلامی تعلق کی وجہ سے یہ بوسنیا کی خدمت کے لئے وقف ہوگئے اور مختلف جو قافلے جایا کرتے مدد کے ان میں ان کے ساتھ جایا کرتے تھے۔ ایک سال پہلے ان کا تعارف اتفاقاً جماعت سے اس طرح ہوا کہ جماعت کے ایک Convoy میں یہ بھی شامل ہو کر ایک اور ادارے کے چونکہ مستقل ممبر بنے ہوئے تھے یہ بھی شامل ہو کر ساتھ چلے گئے وہاں انہوں نے جس طرح احمدیوں کو عبادت کرتے دیکھا قریب سے ان کی عبادتیں دیکھیں، ان کا تعلق باللہ دیکھا ہر موقع پر وہ دعا کرکے کام کرتے تھے۔ اس سے اتنا متاثر ہوئے کہ بعد میں انہوں نے اپنے آپ کو احمدیوں کے ساتھ جانے کے لئے وقف کر دیا اور مجھے آ کر ملے اور مجھے کہا کہ میں نے قطعی طور پر احمدی ہونے کا فیصلہ کرلیا ہے، آج سے میں احمدی ہوں۔ میں نے ان کو سمجھایا کہ آپ غور کرلیں آپ کو اختلافی مسائل بھی دیکھنے ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے کچھ تو بتا دیئے ہیں بعض احمدیوں نے یہاں اختلافی مسائل کی بحث نہیں ہے مجھے جس (دین) سے اطمینان نصیب ہو رہا ہے وہ یہ ہے۔ جس پر آپ عمل کر رہے ہیں۔ اور مجھے طمانیت ہی نہیں مل سکتی دوسری جگہ۔ اس لئے مجھے اپنے میں قبول کریں۔ اب مجھے یاد نہیں کہ باقاعدہ اس وقت ان سے بیعت فارم بھروایا کہ نہیں مگر یہ بات سن کر میں نے ان سے کہا کہ آپ آج کے بعد خدا کی نظر میں بھی احمدی ہیں۔ میں آپ کو احمدی ہی سمجھوں گا۔ انہوں نے کہا دعا کریں میں پھر خدمت پر جا رہا ہوں۔

(روزنامہ الفضل 3 جون 1996ء)

دیکھ سکتا ہی نہیں میں ضعف دین مصطفیٰ
مجھ کو کر اے میرے سلطاں کامیاب و کامگار
اے خدا تیرے لئے ہر ذرہ ہو میرا فدا
مجھ کو دکھلا دے بہار دیں کہ میں ہوں اشکبار
(حضرت مسیح موعود)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم ملک محمد اعظم دارالعلوم غربی صادق ربوہ لکھتے ہیں۔ مکرمہ بیگم نور صاحبہ اہلیہ مکرم کیپٹن ملک شیر محمد صاحب مرحوم آف چک نمبر 9 گوربخش پورہ ضلع منڈی بہاؤالدین مورخہ 30 نومبر 2004ء کو اپنے بیٹوں کے ہاں سرگودھا میں بعمر 91 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ مرحومہ اپنے خاوند محترم کے ساتھ تقریباً 55-1954 میں ایک خواب کی بنا پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں شامل ہوئی تھیں اور نہایت اخلاص اور جرأت کے ساتھ تادم واپسی احمدیت پر قائم رہیں۔ اور وصیت کی بھی توفیق پائی۔ بہت مخلص اور ہر ایک کی ہمدرد اور ضرورت مندوں کا خیال رکھنے والی خاتون تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند تھیں مرحومہ موصیہ تھیں ان کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ اور اسی دن بعد نماز عشا بیت مبارک میں محترم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل التعلیم تحریک جدید نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم سید طاہر محمود ماجد صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ مرحومہ نے تین بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے۔ اپنی محبت اور رحمت کی چادر میں لپیٹ لے۔ اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

اعلان داخلہ

سنٹر آف ایکسی لینس ان آرٹس اینڈ ڈیزائن مہران یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی جامشورو نے درج ذیل پروگرامز میں داخلے کا اعلان کیا ہے۔ (i) بیچلر آف آرکیٹیکچر (5 سالہ ڈگری) (ii) بیچلر آف ڈیزائن (چار سالہ ڈگری) درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 20 جنوری 2005ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے روزنامہ ڈان مورخہ 12 دسمبر 2004ء ملاحظہ کریں۔

یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور نے ایم فل پروگرام درج ذیل کیٹیگریز میں آفر کی ہے۔ (i) اپلائیڈ میتھ میٹکس۔ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 8 جنوری 2005ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے روزنامہ جنگ مورخہ 14 دسمبر 2004ء ملاحظہ کریں۔

(نظارت تعلیم)

ولادت

مکرم محمود احمد بھٹی صاحب ڈرائیور دفتر جلسہ سالانہ ربوہ لکھتے ہیں۔ خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ طیبہ کوثر صاحبہ اہلیہ مکرم نصیر احمد صاحب ناصر آباد شرقی حال مقیم جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 6 دسمبر 2004ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچے کا نام عطاء الکریم عطا فرمایا ہے نومولود مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب مرحوم کا پوتا اور مکرم غلام رسول بھٹی صاحب مرحوم دارالیمن شرقی ربوہ کا نواسہ ہے احباب سے بچے کے نیک صالح خادم دین اور درازی عمر کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح و تقریب شادی

مکرمہ زینت افزاء صاحبہ دارالفتوح شرقی ربوہ لکھتی ہیں کہ میرے بیٹے مکرم محمد احسن صاحب ابن مکرم چوہدری محمد رفیق صاحب کی شادی ہمراہ مکرمہ ارم بشیر صاحبہ بنت مکرم چوہدری بشیر احمد ظفر صاحب (فیکٹری ایریا ربوہ) مورخہ 20 نومبر 2004ء کو مانچسٹر (برطانیہ) میں منعقد ہوئی۔ جس کے اگلے روز دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ ان کا نکاح مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب وکیل التعلیم تحریک جدید نے بیت المبارک ربوہ میں مورخہ 8 ستمبر 2004ء بعوض حق مہر پچاس ہزار روپے پڑھا تھا۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

مکرمہ حمیدہ شاہدہ صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری شفقت رسول صاحب آف چونڈہ تحریر کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے مورخہ 28 نومبر 2004ء کو ہمارے بیٹے مکرم سعادت احمد سعدی صاحب مربی سلسلہ چونڈہ کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ بچہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچے کا نام حاشر احمد عطا فرمایا ہے۔ بچہ ننھیال کی طرف سے حضرت میاں مہر دین و حضرت میاں خیر دین رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے اور مکرمہ منصورہ بیگم صاحبہ آف فیصل آباد کا نواسہ ہے۔ نومولود کی صحت وسلامتی درازی عمر، خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین ہونے کیلئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی مجلس عرفان

مرض سے مراد توازن کا فقدان ہے

مورخہ 15 فروری 1983ء کو کراچی میں مجلس عرفان کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے ایک طالب علم نے سوال کیا کہ حدیث میں آتا ہے کہ ہر مرض کی ایک دوا ہے۔ مرض کی تعریف کیا ہے۔ اس سوال کے جواب میں حضور نے فرمایا کہ

مرض سے مراد Lack of Balance ہے (یعنی توازن کا فقدان) ہر چیز کا ایک اندرونی توازن (Balance) مقرر ہے۔ انسانی زندگی پر غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ اس کے باریک سے باریک ذرہ میں بھی ایک حد مقرر ہے اور ایک توازن پیدا کیا گیا ہے۔ اور یہ اتنا حیرت انگیز نظام ہے کہ انسانی جسم کے اندر ایسے لاکھوں توازن مقرر ہیں مثلاً شوگر لیول ہے اس کے لئے کم از کم لیول اور زیادہ سے زیادہ لیول مقرر ہیں۔ روزہ کا کم سے کم لیول اور خوراک کھانے کے بعد کا کم سے کم لیول۔ اور ان دونوں کے زیادہ سے زیادہ لیول۔ ان کے اندر جب لائف کے حالات تبدیل ہوتے (Fluctuate) کرتے ہیں تو اس حالت کو آپ صحت کی حالت کہتے ہیں۔ کیونکہ دو حدوں کے درمیان توازن قائم رہتا ہے جہاں کسی حد سے تجاوز کر جائیں خواہ زیادہ سے زیادہ لیول۔ خواہ کم سے کم لیول سے تو اس کا نام مرض ہے پس توازن کے بگڑنے کا نام مرض ہے۔

انسانی جسم کے اندر ہر پہلو سے توازن مقرر ہے مثلاً پوٹاشیم کا لیول، سوڈیم کا لیول، ان دونوں کا ایک تناسب مقرر ہے۔ وہ خون میں یا سیل میں الٹ (Reverse) ہو جاتی ہے۔ اور بیماریوں میں وہ الٹ ہو کر بعض دفعہ سیل کا تناسب بلڈ والا ہو جاتا ہے۔ پوٹاشیم کا اور سوڈیم کا تناسب بلڈ میں وہ ہو جاتا ہے۔ جو سیل کے اندر کم ہوتا ہے۔ اور الٹ (Reverse) ہو جاتا ہے۔ اس کا نام مرض بن جاتا ہے اور اس کی بڑی باریک حدود ہیں۔ کیلشیم کی جسم میں موجودگی کی حد زیادہ باریک ہے۔ اس کا سپیکٹرم چھوٹا ہوتا ہے اور ذرہ سی کمی بیشی ہو جائے تو اس کے نتیجہ میں وہ اپنی حد عبور کر جاتا ہے۔ اور بڑی شدید نروس ہونے کی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں جن سے بعض دفعہ فی الفور موت واقع ہو جاتی ہے۔ جانوروں میں مثلاً گائے بھینسوں میں بعض دفعہ یکدم نروس سسٹم بریک ہو جاتا ہے اور جانور ٹھنڈا ہو کر جان دے دیتا ہے اور اگر پتہ ہو کہ کیوں ہو رہا ہے تو کیلشیم کا ایک ٹیکا کر دیں تو جانور فوراً ٹھیک ہو سکتا ہے۔

اخلاقی امراض کا سبب

پس مرض نام ہے اس تخلیقی توازن کے بگڑنے کا جو حقیقی پروگرام میں پہلے سے ہی کمپیوٹرائزڈ پروگرام کی شکل میں انسانی جسم کے خلیوں میں داخل کر دیا گیا ہے۔ اور یہ سارے لاکھوں توازن اس چھوٹے سے ذرہ میں (جسے آپ پروموٹون کہتے ہیں اور جینز یعنی زندگی کا سیل اس کے اندر) یہ ساری کمپیوٹرائزڈ انفارمیشن موجود ہے اس کو جب آپ ڈسٹرب کریں گے تو اس سے مرض پیدا ہوگا۔

اور اخلاقی ضابطہ حیات میں بھی بالکل یہی قانون کارفرما ہے زندگی میں جب لوگ مذہبی تعلیم اور اخلاق کے توازن کو بگاڑ دیتے ہیں تو مرض پیدا ہو جاتا ہے۔ اور اسی سے پھر معاشرہ کے دکھ پیدا ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اسی لئے بار بار توجہ دلاتا ہے کہ کائنات پر غور کرو۔ جب وہاں تمہیں معاف نہیں کیا جاتا تو تم کس طرح خیال کر سکتے ہو کہ معاشرتی قانون کے توازن کو بگاڑو گے اور تم سزا نہیں پاؤ گے۔ جس طرح تمہارا بدن سزا پاتا ہے تمہارا معاشرہ بھی سزا پائے گا۔ تو مرض کی تعریف یہ ہے رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ ہر مرض کی دوا ہے جسمانی امراض کی بھی دوا ہے اس توازن کو نارملائز کر دو۔ اور روحانی مرض کی بھی دوا ہے اس زیادتی کو چھوڑ دو۔ جو اپنی حد عبور کرتے ہیں۔ وہ اسے کراس کرنا ختم کر دیں۔ واپس اپنی اصل پہ آ جاؤ تو خدا تعالیٰ تمہیں شفاء بخش دے گا۔"

(روزنامہ الفضل 5 ستمبر 1989ء)

کائنات کے ایک دن بننے کی حقیقت

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی مجلس عرفان منعقدہ 28 اکتوبر 1982ء بمقام بیت مبارک ربوہ میں ایک دوست نے عرض کی کہ یہ جو کہتے ہیں کہ کائنات ایک دن میں بنی، اس سے کیا مراد ہے؟

حضور نے فرمایا۔

قرآن کریم نے دن کے مختلف معانی کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ایک ایسا دن بھی ہے جس میں ہزار سال میں ایک چیز مکمل ہوئی اور ایسا دن بھی ہے کہ اس میں پچاس ہزار سال میں کوئی چیز مکمل ہوئی۔ پس قرآن کریم نے تو خود تعریف کر دی کہ دن عرصے کا نام ہے اس سے زیادہ اس کی کوئی حقیقت نہیں۔ بائیبل نے جب دن کہا تو عرصے کے لحاظ سے اس کی تعریف نہیں کی بلکہ جو تعریف کی ہے وہ اس دن کی ہے جس کا تعلق سورج کے نکلنے اور غروب ہونے سے ہے۔ اس لئے بائیبل پر تو اعتراض پڑ سکتا ہے مگر قرآن کریم پر نہیں پڑ سکتا۔

سوال کرنے والے دوست نے Evolution یعنی نظریہ ارتقاء کے بارے میں پوچھا تو حضور نے فرمایا۔

Evolution یعنی ارتقاء کے متعلق تو میں نے کہا ہے کہ اس کا دن سے کوئی تعلق نہیں۔ ہاں قرآن کریم سے ارتقاء ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو طباقاً یعنی ارتقائی مدارج میں پیدا کیا ہے۔ بیشمار ایسے مضامین ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ ارتقاء ہے۔

جہاں تک ڈارون کی تھیوری کا تعلق ہے۔ وہ بالکل اور چیز ہے وہ کہتا ہے فلاں چیز پر ارتقاء ہوا تھا۔ سائنسدان کہتے ہیں کہ وہ طریق اب غلط ثابت ہو چکا ہے۔"

(روزنامہ الفضل 5 ستمبر 1989ء)

حجر اسود اور شہاب ثاقب

جون 1987ء میں ہالینڈ میں ہونے والی مجلس عرفان میں ایک صاحب نے سوال کیا کہ حجر اسود کالے رنگ کا ہے۔ سننے میں آیا ہے کہ جنت سے یہ سفید رنگ کا دودھیا پتھر تھا اور اس کو بوسہ دے دے کر گنہگار لوگوں نے کالا کر دیا ہے۔

اس سوال کے جواب میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے فرمایا۔

جواب اس کا یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا یہ جو حجر اسود ہے۔ یہ ان پتھروں میں سے ہے جو آسمان سے نازل ہوئے تھے۔ پہلے سفید تھے لیکن زمین کی گنہگار فضا میں جب داخل ہوئے تو یہ کالے ہو گئے۔ اس کا مطلب لوگ نہیں سمجھ سکے اور آج تک بھی اکثر لوگ اس کو ظاہری طور پر انہی معنوں میں لے رہے ہیں۔ حالانکہ امر واقعہ یہ ہے کہ اس گھر کو خدا تعالیٰ عبادت کے لئے پہلا گھر قرار دیتا ہے۔ اور ہرگز یہ بعید نہیں کہ جس طرح Meteors (شہاب ثاقب) آسمان سے گرتے ہیں۔ اسی طرح خدا تعالیٰ نے اس گھر کی عبادت کیلئے اس کا آسمان سے پہلے تعلق بنانے کے لئے ظاہری طور پر یہاں Meteors (شہاب ثاقب) کی بارش کی ہو۔ اور انہی پتھروں سے خدا کے پہلے نبی نے یہ گھر بنایا۔ میرے نزدیک آنحضرت ﷺ کی مراد یہی ہے۔

اور یہ ایک تجربہ شدہ سائنسی حقیقت ہے کہ جب بھی کوئی پتھر آسمان سے زمین کی فضاء میں داخل ہوتا ہے تو اس کی کثافت کی وجہ سے اس کو آگ لگ جاتی ہے۔ جس کی گرمی سے وہ جھلس جاتا ہے اس لئے اگر سفید رنگ کا بھی چلا ہو تو نیچے زمین تک پہنچتے پہنچتے وہ کالا ہو چکا ہوگا۔ تو یہ ایک طرز بیان ہے کثافت کو گناہ کہہ کر ایک بڑی فصاحت و بلاغت پیدا کر دی ہے کہ آسمان سے صاف چیز اتری تھی زمین پر آ کر گندی ہو گئی۔ مراد یہ ہے کہ اس طرح اللہ تعالیٰ کی طرف سے پاک کلام نازل ہوتا ہے۔ لوگ اپنی گندگیاں اس میں شامل کر دیتے ہیں۔ خدا کی طرف منسوب کر کے اور جو نور آیا ہوتا ہے بعد میں اس کے منہ پر کالک آ جاتی ہے۔ یہ ایک نصیحت کے رنگ میں تمثیلی کلام تھا جسے لوگ سمجھ نہیں سکے۔

(ضمیمہ ماہنامہ خالد اکتوبر 1987ء)

انسانی اعضاء کا عطیہ

27 دسمبر 97ء کی مجلس عرفان میں انسانی اعضاء کے Donate کرنے کے بارہ میں سوال پر حضور انور نے فرمایا یہ جائز ہے اس پر سوال کرنے والے دوست نے کہا کہ پاکستان کے چند علماء نے یہ فتویٰ دیا ہے کہ یہ حرام ہے۔

فرمایا جہاں تک انسانی اعضاء کے عطیہ کا سوال ہے ایک شخص اگر کچھ ایسی قربانی کرے کہ اس کی زندگی کو خطرہ نہ ہو اور دوسرے کی زندگی بچا لے تو یہ بعینہ دینی روح کے مطابق ہے۔ مگر کوئی شخص اپنی زندگی کو جان بوجھ کر دوسرے کے لئے ختم کرے اس کی اجازت نہیں۔ یہ ایک قسم کی خودکشی ہے سوائے اس کے کہ جنگ وغیرہ کی صورت ہو۔ یہ بالکل اور مضمون ہے۔ اس میں سب کو برابر خطرہ ہے اور اس میں ایک شخص جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے جا کر صحابہ لڑے ہیں اپنے سے زیادہ قیمتی وجود کی جان بچانے کے لئے اپنی جان خطرہ میں ڈالتا ہے۔ تو یہ گناہ نہیں ہے۔ لیکن کوئی اپنا دل نکال کر پیش کر دے تو یہ گناہ ہے۔ کیونکہ دل کے بغیر کوئی زندہ نہیں رہ سکتا۔ یا جگر کاٹ کر باہر پھینک دے تو یہ گناہ ہے۔ کیونکہ یہ خودکشی کی ایک قسم ہے۔ لیکن اگر ایک گردہ دینے سے کسی بچے یا بچی کی طرف سے گردہ دیا جائے تو ماں کی جان بچتی ہے اور اس کی جان کو خطرہ نہ ہو تو اس میں کون سا گناہ ہے۔

پس اگر جنگوں میں کھلم کھلا اپنی جان پیش کر دینے کی اجازت ہے تو عام حالات میں اس قسم کی قربانیاں (دین) کی روح کے منافی نہیں۔ مرنے کے بعد تو یہ معاملہ اور بھی زیادہ آسان ہو جاتا ہے۔ بعض لوگوں کو صرف یہ خطرہ ہوتا ہے اور مولویوں نے اسی وجہ سے فتویٰ دیا ہے کہ اگر آنکھیں نکال دیں تو قیامت کے دن اندھے اٹھیں گے اپنی آنکھیں کسی اور کو ملی ہوں گی۔ یہ خطرناک بیوقوفی ہے آنکھوں نے کہاں رہنا ہے۔ وہ نہ بھی دو گے تو گل سڑ جائیں گی۔ ہم نے تو مردوں کے پنجر اور لاشیں ڈیلوں کے بغیر دیکھی ہیں۔ ڈیلے کہاں دیکھے ہیں۔ آنکھوں کے ڈیلے غائب ہو جاتے ہیں اس لئے یہ فضول باتیں ہیں۔

(الفضل انٹرنیشنل 6 جون 1997ء)

شاہدہ سید صاحبہ

جماعت احمدیہ کے جیّد عالم اور دیرینہ خادم

محترم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب کا ذکر خیر

میرے پیارے ابا جان کی زندگی وقف تھی کراچی میں مربی رہے۔ اس کے بعد مختلف جگہ پر مثلاً حیدر آباد، ٹھٹھہ، تھر پارکر، نواب شاہ، سانگھڑ اور پھر ڈیرہ غازی خاں ومظفر گڑھ، فیصل آباد، سرگودھا، سیالکوٹ اور گوجرانوالہ میں خدمات سرانجام دیں۔

بچپن سے ہی نماز و روزہ وتہجد کے عادی تھے۔ قرآن پاک کی تلاوت کی باقاعدگی کمال کی تھی۔ تھوڑا سا وقت بھی ملتا تو تلاوت شروع کر دیتے۔ صاحب رویاء وکشوف تھے۔ برادرم سید علی احمد طارق کے گھر میں کراچی اور دوسری بہنوں کے پاس اکثر رہتے تھے۔ میرے گھر آ کر بے حد خوش ہوتے تھے۔ اگر کوئی خواب یا کشف دیکھتے تو فوراً آواز دیتے اور ہمیں سناتے۔ بے حد بے قراری سے تہجد پڑھتے تھے کہ دل تڑپ اٹھتا تھا۔

تین سال قبل امی جان کا اچانک انتقال ہوگیا ان سے بے حد پیار تھا۔ ان کی باتیں کرتے تو رونے لگتے کہتے تھے کہ انتہائی صابر شاکر تھیں۔ کبھی شکوہ نہیں کیا۔ بے حد نیک پرہیزگار تھیں۔ اور اسم بامسمیٰ تھیں۔ (یعنی صالحہ) میرا بے حد خیال رکھی تھیں۔ میرے آرام کا انہیں بہت فکر رہتا تھا۔

میرے پیارے ابا جان انتہائی رحم دل، شفیق اور بے حد محبت کرنے والے شخص تھے۔

سادگی تو کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی، کسی کی تکلیف پر تڑپ اٹھتے تھے۔ دعاؤں پر بے حد زور دیا کرتے تھے۔ ہر پریشانی کے حل کے لئے دعا کا نسخہ بتاتے تھے۔

ابا جان کا مطالعہ بہت ہی زیادہ وسیع تھا، نہ جانے کتنی دفعہ حضرت مسیح موعود کی کتب کا مطالعہ کیا ہوا تھا، خلفاء بزرگان سلسلہ کی کتب وغیرہ بھی خوب پڑھی ہوئی تھیں۔

ہمیں ان کے آرام کی بے حد فکر ہوتی تھی کہ نیند پوری نہیں ہوتی۔ فرمایا کرتے تھے اگر آدھی رات کو بھی کوئی مجھے ملنے کے لئے آئے تو فوراً مجھے جگا دیا کرو۔ اس بات کی اکثر تاکید کیا کرتے تھے۔

آخری ایام میں خوراک بے حد کم ہوگئی تھی۔ بڑی مشکل سے چند نوالے زبردستی کھلایا کرتے تھے۔

میری عادت تھی کہ جب تک والد صاحب کھانا نہ کھالیں یا ساتھ بیٹھ کر نہ کھائیں۔ میں پہلے نہیں کھاتی تھی۔ ایک دفعہ میں اور ابا جان کھانا کھانے بیٹھے تو والد صاحب نے پلیٹ آگے سرکا دی کہ مجھے بھوک نہیں ہے۔ میں خاموش رہی۔ جب دیکھا کہ یہ بھی کھانا نہیں کھا رہی تو فرمانے لگے تم کیوں نہیں کھاتیں۔ میں نے عرض کی ابا جان مجھے بھوک نہیں ہے۔ چند لمحے توقف کیا۔ اور اپنی پلیٹ اپنے آگے رکھ لی اور رو پڑے کہنے لگے چلو میں بھی کھاتا ہوں تم بھی کھالو۔ شاہدہ تم بہانے بہانے سے مجھے کھلا ہی لیتی ہو۔ اور کتنا خیال کرتی ہو۔ میری پسند ناپسند کا تمہیں علم ہے۔ اکثر خوابیں جب پوری ہوتیں تو بہت خوش ہوتے اور اظہار کرتے تھے۔

میرے شوہر سید مودود احمد صاحب کے والدین جو وفات پا چکے ہیں۔ ان سے بیٹوں سے بڑھ کر اور دوستوں کا سلوک کرتے تھے اور بے حد پیار کرتے تھے۔

ایسے ہی میرے بچوں سے خاص طور پر میری دونوں بچیوں سے شفقت اور پیار کا انتہائی پیارا سلوک فرماتے۔ اور جماعتی گفتگو آپس میں خوب کرتے۔ اور بے حد خوش ہوتے تھے۔ کسی مہمان کے آنے پر بار بار تاکید فرماتے کہ اچھی طرح خدمت کرو۔ کھانے کا وقت ہوتا تو اصرار کر کے کھانا کھلا کر بھجواتے۔

زبردست مناظر اور مقرر تھے۔ آپ نے تصنیف کا بے حد کام کیا۔ تینوں خلفاء آپ سے بے حد خوش تھے۔ اپنا کام نہایت عمدگی اور ایمانداری سے سرانجام دیتے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے (مرکز یہ میں) مولانا احمد خاں نسیم صاحب سابق ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی کی وفات کے بعد آپ کا تقرر بطور نائب ناظر اصلاح وارشاد مقامی فرمایا۔ جہاں آپ نے 26 جنوری 1983ء سے دسمبر 1997ء تک خدمات سرانجام دیں۔

میرے پیارے ابا جان کو بے حد تکلیفوں کا بھی سامنا کرنا پڑا۔ جیل میں بھی رہے۔ 1974ء میں گھر بار بھی لٹا۔ اور پھر بیماری بھی انتہا کی برداشت کی۔ لیکن کبھی بھی اف کے کلمات زبان پر نہ لائے۔ ہمیشہ دعاؤں میں مصروف رہے۔

جب ابا جان ابھی مربی تھے تو ہم بہنوں کو دیکھ کر پریشان ہوتے تھے کہ ان کی شادیاں کیسے کروں گا۔ فوراً اللہ تعالیٰ نے تین دفعہ زور آور آواز کے ساتھ عربی میں فرمایا:۔

''ہم تجھے بھی تیری اولاد کو بھی رزق دیں گے''

الحمدللہ وہ وعدہ خدا پورا کر رہا ہے۔ اور انشاء اللہ کرتا رہے گا۔

مجھے لاہور میں جماعت کا کام کرتے دیکھ کر پھولے نہ سماتے تھے۔ (حال ہی میں خاکسارہ کراچی گلشن جامی شفٹ ہوگئی ہے) فرماتے تھے کہ جماعت کی خدمت کا کام ہرگز نہ چھوڑنا۔

اصلاح وارشاد کا کام خود بھی خوب کیا۔ ہمیں بھی تلقین کرتے تھے۔ اکثر حوالے وغیرہ سمجھاتے رہتے تھے۔ اختلافی مسائل ذہن نشین کروایا کرتے تھے۔

جب کسی حوالے کے بارے میں پوچھنا ہوتا فوراً بتا دیتے اور اچھی طرح سمجھا دیتے۔ بیماری اور کمزوری کی وجہ سے مضمون لکھ نہ سکتے تھے۔ ہاتھ تھک جاتے تھے۔ جیسے تیسے لکھ کر مجھے پاس بیٹھا کر لکھنے کے لئے دیتے۔ جسے میں بڑے پیار سے اور محنت سے لکھ دیتی۔ بے حد خوش ہوتے کہ کتنی جلدی اور خوبصورت لکھ دیا ہے۔ اور انعام سے نوازتے۔

مجھے فخر ہے کہ لکھنے کے لئے میرے پیارے ابا جان نے میرا ہی انتخاب کیا۔ اکثر خطوط بھی مجھ ہی سے لکھوایا کرتے۔ مجھے شدید سر درد ہو جایا کرتا ہے، وہ فوراً بھانپ لیتے اور اپنی گود میں میرا سر رکھ کر بڑے ہی پیار اور درد سے دم کرتے۔ اور پھر بار بار دریافت فرماتے۔ اب کیا حال ہے۔

ایک دفعہ میں نے بعض پریشانیوں کی وجہ سے دعا کی درخواست کی۔ جس پر فرمایا میں تو تم لوگوں کے لئے ہر نماز میں نام لے لے کر دعا کرتا ہوں۔

رات سونے سے قبل میں بغیر کہے اکثر انہیں دباتی تھی تو مسلسل دعائیں دیتے رہتے تھے۔

اور جب میری دونوں بیٹیاں اور بیٹے بھی دباتے تو دعاؤں کا سلسلہ چلتا رہتا۔ اور بچے دعاؤں کے لئے دباتے ہی رہتے تو مسکرا کر کہتے بچے اب بس بھی کر دو۔ بہت ہوگیا۔

اب جبکہ آپ ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہوگئے ہیں۔ اکثر مجھے کسی کام یا حوالے کے لئے ضرورت پڑتی ہے۔ تو بھول جاتی ہوں کہ آپ اب ہم میں موجود نہیں۔

چند دن قبل مجھے ایک حوالے کی اشد ضرورت تھی مل نہیں رہا تھا۔ سوچ رہی تھی کہ کس سے اتنی جلدی پوچھوں۔ طارق کو فون کروں کیا کروں اپنے بھائی ہی سے پوچھ لوں شدت سے ابو کی یاد آئی میں رو پڑی یک دم میری نظر ابا جان کی ایک کتاب پر پڑی کھولا تو سامنے حوالہ تھا۔

انہیں اپنی وفات کے وقت کا اللہ تعالیٰ نے بہت پہلے بتا دیا تھا۔ کراچی سے جلد جلد پنجاب جانے کی تیاری کر لی۔

سید علی احمد طارق اور عاجزہ آخری دفعہ انہیں کراچی ایئرپورٹ پر چھوڑنے کے لئے گئے۔ گھر سے جاتے ہوئے میری دونوں بیٹیوں کو بار بار پیار کرتے رہے اور مڑ مڑ کر دیکھتے رہے اور دوبارہ آ کر پیار کیا اور کہا کہ گیٹ پر کھڑی رہو۔ تاکہ تمہیں دیکھتا رہوں۔ اور زار وقطار رو رہے تھے۔ ایئرپورٹ پر بھی یہی کیفیت رہی۔ میرا ماتھا چوما اور فرمایا۔ شاہدہ اپنے ابو سے آخری دفعہ مل لو۔ تم نے میرا بے حد خیال رکھا۔ اور بہت خدمت کی۔ خدا تمہیں خوش رکھے۔ اور اس کا اجر دے۔ میں تڑپ اٹھی اور ابو جان کے سینے سے لگ کر رونے لگی تو بار بار پیار کرتے ہوئے گلوگیر آواز سے مجھے خدا حافظ کہا یہ تھی میرے پیارے ابا جان سے آخری ملاقات۔

ابھی تک ہم لوگ اس صدمے سے نکل نہیں سکے۔ یہ چند باتیں بغرض دعا لکھ رہی ہوں۔ ورنہ ان کی زندگی کے بے انتہا پیارے اور ایمان افروز واقعات اور جماعت کی ایک طویل اور نہ بھلانے والی خدمات ہیں۔ جسے انشاء اللہ لکھنے کی کوشش کروں گی۔ اللہ تعالیٰ میرے پیارے ابا جان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

بقیہ صفحہ 6

جمہوری نظام قائم ہونے کی توقع کی جاسکتی ہے۔

تیسری دنیا کے احوال پر ایک نظر ڈالیں تو کچھ خصوصیات وہی آپ کو نظر آئیں گی جو عالم اسلام میں دکھائی دیتی ہیں۔ یعنی سیاسی عدم استحکام، جمہوری اداروں کا فقدان، آمرانہ طرز حکومت لیکن تیسری دنیا کے حوالے سے نمایاں ترین حقیقت اس کی اقتصادی پسماندگی، عالمی مالیاتی اداروں کی دریوزہ گری، خود انحصاری سے گریز، طبقاتی اونچ نیچ، مغرب کی استحصالی قوتوں کے گماشتے استحصالی طبقات کا غلبہ اور تسلط، بین العلاقائی اور بین الطبقاتی عدم توازن اور سائنسی پسماندگی ہے۔ تیسری دنیا ابھی تک بحیثیت مجموعی اسرار خودی سے آگاہ نہیں ہوسکی۔

اگرچہ یہ بھی حقیقت ہے کہ اس کے کئی علاقوں اور گوشوں میں زندگی، ترقی اور بیداری کے بڑے واضح اشارے سامنے آرہے ہیں اور تیسری دنیا کے متعدد ممالک سیاسی، اقتصادی اور تہذیبی حوالے سے مغربی ممالک کے مدمقابل آنے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن ان کی تعداد محدود ہے۔

(جنگ 27 مارچ 2004ء)

تقلید کی مجبوری

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نور اللہ مرقدہ اپنی متعدد تصانیف میں مختلف عبارات کے ساتھ تحریر فرماتے ہیں کہ چند چیزیں ایسی ہیں جن پر مجھے مجبور کیا۔ گیا ہے۔ منجملہ ان کے یہ ہے کہ میرا جی چاہتا تھا کہ کسی کی تقلید نہ کروں لیکن مجھے اس پر مجبور کیا گیا۔ کہ تقلید تو کرنی ہی پڑے گی چاہے کسی کی کرو۔

(تقریر بخاری شریف اردو جلد اول ص 88 از محمد زکریا۔ دارالاشاعت کراچی طبع اول جون 88ء)

محترمہ ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ

ابتدائی طبی امداد کے متعلق مفید مشورے

سانپ کاٹنے، ڈوبنے، جل جانے اور چوٹ لگنے کے سلسلہ میں فوری تدابیر

سانپ کا کاٹنا

سانپ کے متعلق ہزاروں داستانیں، افسانے اور حکایتیں منسوب ہیں کچھ سچی کچھ جھوٹی، لیکن ایک چیز بہر حال سچ ہے کہ سانپ اگر کسی کو کاٹ جائے تو اس کی دہشت ہی بہت ہے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ سارے کے سارے سانپ زہریلے نہیں ہوتے اعداد وشمار کے مطابق جتنے لوگوں کو سانپ کاٹتے ہیں ان میں سے صرف 30% لوگوں کو سانپ کے تریاق کے ٹیکے یعنی Antivenum Serum کی ضرورت پڑتی ہے۔ باقی 70% بغیر علاج کے صحت یاب ہو جاتے ہیں فرسٹ ایڈ یا ابتدائی طبی امداد کی ضرورت بہرحال ہر ایک کو ہوتی ہے۔ جس جگہ سانپ نے کاٹا ہے اگر وہاں سے ہلکا سا خون نکل رہا ہے یعنی بہہ رہا ہے تو کم از کم یہ ایک نشانی ایسی ہے جسے فوری طور پر قابل علاج گردانا جائے گا۔ اور فوری ٹیکہ لگانے اور ہسپتال میں داخل کرنے کی ضرورت ہے۔

ہسپتال پہنچنے سے پہلے پہلے جو مدد آپ مریض کی کر سکتے ہیں وہ اس طرح ہے۔

1۔ مریض کو سیدھا نہیں لیٹنے دینا۔ اس کو نیم دراز ایسی حالت میں رکھیں کہ دل، سینہ اور سر بازوؤں اور ٹانگوں کی نسبت اونچا ہے (عام طور پر سانپ بازوؤں اور ٹانگوں پر ڈستا ہے)

2۔ اگر ممکن ہو تو جہاں سانپ نے کاٹا ہے وہ جگہ باقی تمام جسم کی نسبت نیچی رکھیں۔ تاکہ سانپ کا زہر دل کی طرف کم سے کم جاسکے۔

3۔ مریض کو خاموش رہنے کی ہدایت کریں۔

4۔ تازہ اور صاف ہوا کا انتظام کریں۔

5۔ لوگوں کا جھرمٹ نہ ہونے دیں۔

6۔ مریض کو تسلی تشفی دیں۔

7۔ موسم کے مطابق گرم یا سرد مشروبات پینے کو دیں۔

8۔ اگر تنفس میں تنگی ہے تو مصنوعی سانس دلائیں۔

سانپ کاٹے کے زخم اور دل کے درمیان پریشر پوائنٹ پر رومال، رسی سے گرہ لگائیں پھر ایک پنسل یا لکڑی مسواک، برش وغیرہ اس گرہ پر رکھ کر ایک اور گرہ لگائیں اور اس پنسل کو بل دیکر گھمائیں حتی کہ کساؤ پیدا ہو۔ تب تک کریں جب تک ڈاکٹر دیکھ نہ لے۔ اس عمل کو کساؤ دینا یا کساؤ کا بندھن (Tourniquet) کہتے ہیں اگر یہ شک ہو کہ سانپ کے کاٹے کا ٹیکہ یعنی Antivenum Serum لگنا ضروری ہوگا اور اس کے ملنے میں دیر ہونے کا احتمال ہے۔ تو یہ زیادہ زور سے باندھ دینا چاہئے۔ اور جب تک ٹیکہ نہ لگے کھولنا نہیں چاہئے۔ کیونکہ کھولنے سے زہر یکدم دل میں چلا جائے گا اور صدمہ اور موت کا باعث بنے گا۔

دیر تک ٹورنی کے۔ کے باندھنے سے شریانوں میں خون جم کر ٹانگ یا بازو بالکل مفلوج بھی ہو سکتا ہے اور کاٹنا بھی پڑ سکتا ہے۔ لیکن ٹانگ یا بازو کاٹ دینا مریض کو موت کے منہ میں دے دینے سے بہتر ہے۔

10۔ بعض لوگ سانپ کاٹے والی جگہ پر برف رکھ دیتے ہیں یہ طریقہ بھی خطرناک ہے۔ اس طرح یہ جگہ یخ خوردہ ہو جائے گی جو بذات خود ایک تکلیف دہ اور ناقابل تلافی عمل ہے۔

11۔ بعض لوگ زہر چوس کر پھینک دینے کو بھی ایک مدد سمجھتے ہیں۔ یہ بھی بیکار عمل ہے اور اس کا کوئی خاص فائدہ نہیں ہوتا بلکہ اگر چوسنے والے کی زبان یا ہونٹوں پر کوئی زخم ہو تو (نہ ہو تب بھی) اس کو بھی یہ زہر اثر کر جائے گا۔ ایک کی بجائے دو زندگیاں داؤ پر لگانا کہاں کی عقلمندی ہے۔

سانپ کے زہر کا اثر دو طریق پر ہوتا ہے

(A) نظام اعصاب پر زہر کا اثر۔

(B) نظام دوران خون پر زہر کا اثر۔

کوبرا اور کوڑی دار سانپ کاٹنے سے اعصاب پر اثر ہوتا ہے۔ اور اس کے باعث سانس لینے کے اعضاء پر فالج ہو جاتا ہے۔

نظام دوران خون پر اثر کرنے والے Copper Head سانپ Rattle سانپ Mocasin سانپ Pit Viper سانپ ہیں۔ یہ سانپ اجزائے خون کرتے ہیں۔ یعنی ان کے کاٹنے کے بعد جسم کے مختلف حصوں سے خون جاری ہو جاتا ہے۔ مثلاً نکسیر پھوٹنا وغیرہ جلد اکھڑنے لگتی ہے اور خون کی نالیوں کے اندر زخم ہو جاتے ہیں۔ اگر سانپ ڈستے ہوئے دیکھا نہیں گیا اور شک ہے یا مریض کا بیان ہے کہ سانپ نے کاٹا ہے۔ تو ملاحظہ کریں مریض میں درج ذیل علامات ہوں گی۔

1۔ جہاں سانپ نے کاٹا ہے مریض اس جگہ درد بتائے گا۔ 2۔ مریض بار بار پانی مانگے گا۔ 3۔ اس کا جی متلائے گا اور وہ الٹی کرے گا۔ 4۔ مریض پسینے سے شرابور ہوگا۔ 5۔ جہاں سانپ نے کاٹا ہے وہ جگہ سرخ ہوگی اور وہاں سوجن ہوگی۔ 6۔ پیٹ میں بل پڑنے کی شکایت کرے گا۔ جس طرح کھلیاں پڑتی ہیں ویسے پیٹ کے پٹھوں میں اینٹھن یعنی کھلیاں پڑ جانے کی شکایت کرے گا۔ 7۔ اس جگہ اور جسم کے دیگر حصوں پر خارش کی شکایت کرے گا۔ 8۔ پہلے پہل بہت پھرتیلا پن محسوس کرے گا اور پھر غشی محسوس کرے گا۔ 9۔ جلد پر دوران خون بڑھا ہوا محسوس کرے گا۔ یعنی جلد سرخ اور گرم ہوگی۔ 10۔ سانس لینے میں دقت محسوس کرے گا۔ 11۔ ہاتھ پاؤں ہلانے میں دقت اور سخت نقاہت محسوس کرے گا۔ 12۔ بعد میں جسم کے مختلف حصوں یا کسی ایک حصہ سے خون جاری ہو جائے گا اور مریض بے ہوش ہو جائے گا۔

زہریلے سانپ کی عام طور پر نشانی یہ ہے کہ سر اور جسم کی نسبت گردن پتلی ہوتی ہے۔

ڈوبنا

گرمی کے موسم میں نہروں اور دریاؤں پر نہاتے ہوئے سیلاب کے دنوں میں اور عید وغیرہ کے تہواروں پر کھیل ہی کھیل میں دیکھتے ہی دیکھتے لوگ جن میں اکثریت نوجوانوں، بچوں کی ہوتی ہے ڈوب جاتے ہیں انہیں نکالنے کے بعد اگر فوری طور پر ابتدائی طبی امداد ٹھیک طرح سے دے دی جائے تو خدا تعالیٰ جو کارخانہ قدرت کا کارساز ہے اپنے خاص رحم و کرم سے مریض کو دوبارہ زندگی بخش دیتا ہے۔ سب کچھ اس کے دائرہ اختیار میں ہے۔ لیکن کوشش۔ اور وہ بھی سر توڑ کوشش شرط ہے۔ توکل بخدا اور راضی بہ رضا شرط ایمان ہے۔

فوری امداد کے لئے (1) مصنوعی تنفس بہم پہنچانا اولین فرض ہے۔ مریض کی زبان کسی کپڑے سے پکڑ کر باہر کھینچیں اور سانس کی نالی میں اگر رطوبت۔ گندگی یا جھاگ ہے تو اسے صاف کرنے کے بعد سانس کی بحالی میں مدد کریں اور اس وقت تک کرتے رہیں جب تک سانس جاری نہ ہو جائے۔ اس میں کئی گھنٹے بھی لگ سکتے ہیں۔ دریں اثناء مریض کو Oxygen وغیرہ مہیا کرنے کی کوشش میں بھی لگے رہیں۔ اگر مریض اکڑ جائے یا کئی گھنٹے تک اس کا ٹمپریچر نہ بڑھے۔ جسم سخت ٹھنڈا رہے۔ تب یہ کوشش چھوڑنی چاہئے مصنوعی سانس دلانے کا طریقہ ڈوبنے والوں کے لئے کئی قسم کا ہو سکتا ہے۔

مثلاً (1) منہ پر منہ رکھ کر مریض کے سینہ میں اپنی سانس داخل کرنا۔ 2۔ مریض کو الٹا لٹا کر سینہ کی نشست پر ہتھیلیوں سے دباؤ ڈالنا اور ہٹانا۔ اس طرح پانی جو پیٹ میں داخل ہو گیا تھا وہ بھی نکل جاتا ہے۔

3۔ Rocking سانس دلانے کی کوشش کرنا۔

ان میں سب سے بہتر منہ سے منہ لگا کر سانس دینا ہے۔ اور اس میں تاخیر نہیں کرنی چاہئے۔ اگر آکسیجن مہیا ہو سکے تو بہت بہتر ہے۔

4۔ سینہ پر سے دل کی مالش کرنا۔ 5۔ ٹانگوں پر مالش کرنا۔ مالش کا رخ پیروں کی طرف سے رانوں کی طرف ہو۔ اس طرح دل کی طرف زائد خون جانے سے دل کی حالت بہتر ہو سکتی ہے۔

جل جانا اور اس کے لئے ابتدائی طبی امداد

جل جانے کے حادثات ہمارے ارد گرد بے شمار ہوتے ہیں اور اس کی زد میں عام طور پر بچے اور گھریلو کام کرنے والی عورتیں آتی ہیں۔

جل جانے والے مریضوں کو جلنے کے لحاظ سے تین حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ اور یہ تقسیم اس طرح کی جاتی ہے کہ دیکھا جاتا ہے کہ کتنا وسیع حصہ جلد کا جلا ہے اور کتنا گہرا جلا ہے اور جسم کا کونسا حصہ جلا ہے۔

1۔ اول ڈگری کا جلنا۔ جس میں جلد سرخ ہو جائے لیکن آبلے نہ پڑیں اور جس میں جسم کی جلد کا 15% سے کم حصہ جلا ہو۔

2۔ دوم ڈگری کا جلنا۔ جس میں جلد سرخ ہو اور کچھ حصہ پر آبلے پڑ جائیں۔

3۔ جسم کا 15% سے زائد حصہ جلد جل جائے اور جس میں جلد سے نیچے چربی، نسیں اور گوشت کا کچھ حصہ جل جائے۔

نمبر 1۔ جلنے کی جگہ پر برف کی ٹکور 1/2 گھنٹہ سے ایک گھنٹہ تک کی جائے یہ جلنے کی جلن کو کم کرتا ہے اور درد کو کم کرتا ہے۔ ایک آدھ گھنٹہ بعد جلن اور درد کا احساس کم ہو جاتا یا ختم ہو جاتا ہے۔ جلد پر جلنے سے جو جھلی سی بن جاتی ہے اسے ہٹانا نہیں چاہئے۔ اور اگر ہٹ جائے تو اس پر مکھی نہ بیٹھنے دیں مٹی اور دھول سے بچاؤ بھی بہت ضروری ہے۔

گہرے اور زیادہ جلے ہوئے یعنی نمبر 2 ڈگری اور 3 ڈگری جلے ہوئے کے لئے آپ کو کوشش یہی کرنی ہے کہ مریض کو فوراً ہسپتال پہنچایا جائے۔ اس سے پہلے جو مدد آپ کر سکتی ہیں وہ درج ذیل ہے۔

نمبر 2۔ اگر اس کے کپڑوں کو آگ لگی ہے تو مریض کو گھبرا کر باہر دوڑنے کی مہلت نہ دیں بلکہ کسی چادر یا موٹے کپڑے کھیس یا کمبل کو اس پر ڈال دیں اور اسے ہدایت دیں کہ لیٹ جائے اور کپڑے سمیت فرش پر لوٹے تا کہ آگ بجھ سکے۔ 2۔ جب آگ بجھ جائے تو اس کے کپڑوں کو جسم سے علیحدہ کرنے کے لئے قینچی سے کاٹ دیں اور جو کپڑے جسم پر چپک گئے ہوں اور اندر دھنس گئے ہوں آپ ان کو نوچ کر علیحدہ

کرنے کی کوشش نہ کریں۔ نمبر 3۔ صاف اور سوتی پتلے کپڑے سے جلی ہوئی جگہ کو ڈھک دیں اس طرح کہ کپڑا جلے ہوئے حصہ جسم پر نہ لگنے پائے۔ نمبر 4۔ مریض کو مشروبات یعنی دودھ شربت وغیرہ پلائیں اور اس کے جسم سے زائد پانی خارج نہ ہونے دیں یعنی پنکھے والے کمرہ میں رکھیں اور ٹھنڈے کمرہ میں رکھیں۔ کیونکہ جب انسان جلتا ہے تو پلازمہ ضائع ہوتا ہے جو جلے ہوئے حصہ سے رس کر بہہ رہا ہوتا ہے اس پلازمہ کی کمی کی وجہ سے انسان کے خون میں سے پروٹین کم ہوجاتے ہیں اور جب تک یہ کمی پوری نہ ہو جلے ہوئے حصوں پر صحت مند جلد آنے میں وقت لگے گا۔ پلازمہ کی کمی کی وجہ سے خون گاڑھا ہو کر دل کی طرف کم خون آئے گا اور کم خون کی وجہ سے خون کے بہاؤ میں (بازوؤں اور ٹانگوں کی طرف) کمی آئے گی۔ پیشاب میں کمی واقع ہوگی اور مریض کو کوئی کئی بیماریاں لاحق ہو جائیں گی۔ جلے ہوئے حصہ کو اونچا کر کے رکھیں۔

خون کو روکنے کے لئے تدابیر

گھر کے کام کاج کے دوران اس طرح کے زخم لگ جاتے ہیں جن سے خون جاری ہو جاتا ہے مثلاً چھری چاقو قینچی لگ جانے سے کوئی شیشے کی چیز ٹوٹ کر لگ جانے سے یا فرنیچر میں موجود کسی کیل یا نوکدار چیز کے لگ جانے سے اور اگر اس خون کو فوری طور پر نہ روکا جائے تو مریض کو کمزوری، غشی، اور خون کی انتہائی کمی تک ہوسکتی ہے۔

یہ جریان خون وریدوں، شریانوں اور چھوٹی نالیوں (مثلاً جلد چھل جانے کی حالت میں) سے بھی ہوسکتا ہے۔ 1۔ شریانوں سے نکلنے والا خون گہرا سرخ رنگت کا ہوتا ہے۔ نبض کی رفتار کے ساتھ اچھل کر بہتا ہے۔ اور بہت تیزی سے بہتا ہے اور اگر دل کے قریب ہو تو دل کی طرف والے زخم کے حصہ سے خون بہتا ہے۔ 2۔ وریدوں سے جاری ہونے والا خون رنگت میں سیاہی مائل ہوتا ہے۔ مسلسل بغیر پریشر کے بہتا ہے اور ہلکے دباؤ سے رک جاتا ہے۔ اور دل سے پرے والے حصہ زخم سے بہتا ہے۔ 3۔ چھوٹی نالیوں سے بہنے والا خون مسلسل رستا رہتا ہے۔

اگر یہ چوٹ کسی تیز دھار آلہ سے لگی ہے تو اس کا بہترین فوری علاج یہ ہے کہ کسی صاف کپڑے کی گدی بنا کر صاف ٹھنڈے پانی میں بھگو کر زخم کی جگہ رکھیں اور انگوٹھے یا ہاتھ کی ہتھیلی سے دبا کر رکھیں زخم کے کناروں کو آپس میں جوڑے رکھیں یعنی آپ کی ہتھیلی کا دباؤ اس طرح پر ہو کہ کنارے آپس سے علیحدہ نہ ہوں۔ اگر خشک کپڑا رکھیں گے تو جب کچھ منٹ بعد آپ یہ دباؤ کم کر کے کپڑا ہٹائیں گے تو دوبارہ زخم کے کنارے کھل جائیں گے اور جریان خون کا سبب بنے گا۔ لیکن یاد رہے یہ کپڑا اور پانی گندا نہ ہو۔ اگر اس طرح دباؤ سے خون بہنا بند نہیں ہوا۔ تو زخم پر یہ گدی رکھ کر زخم کے اوپر کس کر باندھ دیں اور زخم والا حصہ جسم دل سے اوپر کی طرف اٹھا دیں۔ اگر اس سے بھی جریان خون بند نہ ہو تو زخم اور دل کے درمیان کس کر ٹارنی کے باندھ دیں لیکن سانپ کاٹے کے علاج کے برعکس اس ٹارنی کے کو آپ وقفہ وقفہ سے کھول کر پھر باندھیں گے اور جب خون بہنا بالکل بند ہو جائے تب کھولیں گے۔

اس طریقہ سے بھی جریان خون بند نہ ہو تو پھر زخم سے دل کی جانب سے جو پریشر پوائنٹ ہو۔ یعنی ایسی جگہ جہاں شریان ہڈی کے عین اوپر سے گزرتی ہو۔ وہاں پریشر دے کر جریان خون بند کرنے کی کوشش کریں۔ اس پریشر پوائنٹ پر کوئی سخت چیز رکھ کر اوپر سے دباؤ ڈالتے ہیں یا اوپر سے کس کر باندھ دیتے ہیں۔ یہ سخت چیز کپڑے کی گدی بھی ہوسکتی ہے۔ اور یہ دباؤ کا مقام زخم سے دل کی طرف لیکن زخم سے قریب ترین ہونا چاہئے۔ تاکہ زیادہ حصہ جسم کا دوران خون بند نہ ہو۔

یہ پریشر پوائنٹ مختلف ہیں اور ان کو ایک علیحدہ جگہ آگے چل کر سمجھاؤں گی۔

جب خون بند ہو جائے تو زخم ملاحظہ کریں کہ اس میں کوئی کانچ کا ٹکڑا ٹوٹی ہوئی ہڈی کیل وغیرہ تو نہیں اگر ہو تو اسے احتیاط سے نکال دیں اور اگر ارد گرد کی جگہ میلی اور گندی ہو تو اس کو صاف ابلے ہوئے پانی سے دھو دیں (زخم گیلا نہ کریں)

زخم پر اور اس کے ارد گرد کوئی دوائی مثلاً زخموں کی سرخ دوائی لگا کر زخم کو صاف ستھری ڈریسنگ سے ڈھانک دیں اور اگر اس میں چبھی ہوئی چیز نہ نکل سکے تو ہلکے ہاتھ سے پٹی باندھیں اور اگر کوئی چیز نہیں ہے تو کس کر پٹی باندھ دیں پٹی باندھنے کے بعد باؤ کے پوائنٹ کو کھول کر یا ٹارنی کے کو کھول کر دیکھیں اگر خون جاری ہوتا ہے تو دوبارہ باندھ دیں یا پریشر دے دیں اگر خون دوبارہ جاری نہیں ہوتا تو ٹارنی کے کو کھول دیں یا پریشر ہٹا دیں۔ اگر خون بند نہیں ہوتا اور ٹارنی کے باندھے دس منٹ گزر چکے ہیں تو فوری طبی امداد لینے یا ڈاکٹر کے پاس پہنچنے کی کوشش کریں کیونکہ اگر دباؤ زیادہ دیر تک جاری رہے تو وریدوں میں خون جم جاتا ہے اور بہت نقصان کا موجب بن سکتا ہے دوبارہ باندھا ہوا ٹارنی کے زیادہ سے زیادہ آپ 20 منٹ تک باندھ سکتے ہیں پھر کھول کر دیکھیں کہ خون بند ہو گیا ہے یا نہیں۔ یعنی ایک بار میں 20 منٹ تک دباؤ دے سکتے ہیں اس سے زیادہ نہیں۔

ماخوذ

عالم اسلام کی حالت پر ایک مجموعی اور عمومی نظر

ارشاد احمد حقانی لکھتے ہیں:۔

عالم اسلام پر ایک مجموعی اور عمومی نظر ڈالی جائے تو چار حقیقتیں ابھر کر نظر آتی ہیں۔

1۔ اکثر و بیشتر مسلمان ممالک جمہوری نظام، جمہوری اداروں، سلطانی جمہور کے مظاہر اور نشانات سے محروم ہیں۔ ان کے بنیادی حقوق اور شخصی آزادیوں کے تحفظ اور تقدس کا کوئی تصور نہیں۔ سماجی، معاشی عدل کا فقدان ہے۔ قانون کی حکمرانی کا دور دورہ نہیں۔ تحریر و تقریر کی آزادی کا احترام نہیں۔ عالم اسلام میں مستبد اور آمرانہ سیاسی نظام طبقاتی غلبہ و استیلاء اور استحصالی، سماجی و معاشرتی ڈھانچے ایسی حقیقتیں ہیں جن سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔

2۔ مسلمان ممالک اپنی اپنی جگہ بالعموم ایسی قیادت سے محروم ہیں جس کا تذکرہ اقبال نے اپنی ایک نظم میں کیا ہے وہ کہتا ہے۔

تو نے پوچھی ہے امامت کی حقیقت مجھ سے
حق تجھے میری طرح صاحب اسرار کرے
ہے وہی تیرے زمانے کا امام برحق
جو تجھے حاضر و موجود سے بیزار کرے
موت کے آئینے میں دکھا کر رخ دوست
زندگی تیرے لئے اور بھی دشوار کرے
دے کے احساس زیاں تیرا لہو گرما دے
فقر کی سان چڑھا کر تجھے تلوار کرے
فتنہ ملت بیضا ہے امامت اس کی
جو مسلماں کو سلاطیں کا پرستار کرے

ہمارے ہاں کی قیادتیں بالعموم ان کے برعکس مقاصد کے لئے وقف اور ان کی پیروی کر رہی ہیں۔

3۔ مسلمان ممالک میں احیائے اسلام کی بعض تحریکیں ضرور ہیں لیکن ان میں سے اکثر کا تصور اسلام اور ورلڈ ویو نا قابل رشک ہے۔ بہت سی تحریکیں ایک خاص قسم کی ظاہر پرستی اور بنیاد پرستی کا شکار ہیں اور اسلام کی چند اخلاقی تعلیمات اور بعض مزعومہ اسلامی تعلیمات پر ہی سارا زور دیتی ہیں۔ ان میں سے بہت سی تنظیمیں اور تحریکیں بالواسطہ یا بلاواسطہ عالمی سامراج کے زیر اثر ہیں اور دانستہ یا نادانستہ ایسے مقاصد کی خدمت کر رہی ہیں جو عین ممکن ہے اسلام کے کھلے اور چھپے دشمنوں نے طے کئے ہوں۔ میں اس بارے میں ایک گہری امریکی صیہونی سازش کی موجودگی کا قائل ہوں۔ مسلمانوں میں ایک خاص قسم کی مذہبیت اور رجعت پسندی کا فروغ ان کے مفاد میں ہے کیونکہ یہ مسلمانوں کو عادلانہ انقلابی اسلام، سامراج دشمن اسلام سے غافل کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔

اقبال ابلیس سے بلاوجہ نہیں کہلاتا۔

جانتا ہوں میں یہ امت حامل قرآں نہیں
ہے وہی سرمایہ داری بندہ مومن کا دیں
جانتا ہوں میں کہ مشرق کی اندھیری رات میں
بے ید بیضا ہے پیران حرم کی آستیں
عصر حاضر کے تقاضاؤں سے ہے لیکن یہ خوف
ہو نہ جائے آشکارا شرع پیغمبر کہیں
چشم عالم سے رہے پوشیدہ یہ آئیں تو خوب
یہ غنیمت ہے کہ خود مومن ہے محروم یقیں
ہے یہی بہتر الٰہیات میں الجھا رہے
یہ کتاب اللہ کی تاویلات میں الجھا رہے
ابن مریم مر گیا یا زندۂ جاوید ہے
ہیں صفات ذات حق، حق سے جدا یا عین ذات
آنے والے سے مسیح ناصری مقصود ہے
یا مجدد جس میں ہوں فرزند مریم کے صفات
ہیں کلام اللہ کے الفاظ حادث یا قدیم
امت مرحوم کی ہے کس عقیدے میں نجات
کیا مسلماں کے لئے کافی نہیں اس دور میں
یہ الٰہیات کے ترشے ہوئے لات و منات
تم اسے بیگانہ رکھو عالم کردار سے
تا بساط زندگی میں اس کے سب مہرے ہوں مات
ہے وہی شعر و تصوف اس کے حق میں خوب تر
جو چھپا دے اس کی آنکھوں سے تماشائے حیات
ہر نفس ڈرتا ہوں اس امت کی بیداری سے میں
ہے حقیقت جس کے دیں کی احتساب کائنات
مست رکھو ذکر و فکر صبح گاہی میں اسے
پختہ تر کر دو مزاج خانقاہی میں اسے

4۔ عالم اسلام کا اپنا کوئی تشخص نہیں۔ اکثر و بیشتر ممالک مغربی سرمایہ دارانہ نظام اور اس کے علمبردار ممالک کی زلف گرہ گیر کے اسیر ہیں۔ ان کے اندر معاصر عالمی حقائق کا کوئی ادراک نہیں۔ وہ اسلام کے انقلابی پیغام سے بے بہرہ اور نابلد محض ہیں۔ خال خال کہیں اسلام کی انقلابی تعلیمات کا ادراک دکھائی دیتا ہے لیکن ابھی یہ کوئی مؤثر اور منظّم قوت نہیں بن سکا۔ آج سے 20 سال پہلے بھارت کے ممتاز دفاعی اور سیاسی تجزیہ نگار مسٹر کے سبرامنیم سے نئی دہلی میں جہاں میں NAM سربراہ کانفرنس میں شرکت کے لئے گیا تھا مجھے کئی نشستیں کرنے کا موقع ملا۔ ان سے اسلامک Revivalism پر بھی بات ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ ابھی یہ کہنا مشکل ہے کہ احیائے اسلام کی یہ لہر کیا شکل اختیار کرے گی۔ حصول آزادی کے بعد اپنی روایات اور مذہب وغیرہ کی طرف لوٹنے کا نعرہ قابل فہم ہے۔ اپنی ہر چیز کو قابل قدر اور منفرد ثابت کرنا ایک فطری بات ہے یہاں تک کہ افریقہ میں آزادی کے بعد یہ نعرہ بھی سننے میں آیا کہ Black is beautiful اس قسم کے نعرے ایک خاص نفسیاتی کیفیت کے مظہر ہیں لیکن آخرکار ان کے بارے میں متعلقہ اقوام کیا رویہ اختیار کرتی ہیں یہ صرف وقت بتائے گا۔ ان کا خیال تھا کہ اسلامی بنیاد پرستی یا احیائے اسلام کی تحریکوں سے یہ نتیجہ اخذ کرنا درست نہ ہوگا کہ آخرکار مسلمان اقوام اسلامی بنیاد پرستی کی روش پر ہی قائم رہیں گی۔ گویا عالم اسلام ایک ہیجانی کیفیت اور تخمیر کے عالم میں ہے۔ اور ابھی تک وہ اپنی سمت سفر متعین نہیں کر سکا۔ اگرچہ اس کے لئے ہاتھ پیر ضرور مار رہا ہے اور بیداری کے کچھ آثار بھی ہیں۔ میری رائے میں رواں صدی کے نصف تک عالم اسلام سے شخصی اور خاندانی حکومتیں ختم ہو جائیں گی۔ پھر ایک دو عشرے خلفشار کے ہوں گے اور صدی کے آخر تک مسلمان ممالک ایک قوت کے طور پر ابھریں گے۔ ترکی اور پاکستان سب سے بہتر جمہوری پیش رفت دکھا سکیں گے۔ 2025ء تک پاکستان میں قابل قبول

باقی صفحہ 4 پر

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ربوہ)

مسل نمبر 39848 میں نوید احمد ولد محمود احمد قوم بھٹی پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 30۔ ناصر آباد شرقی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 14-9-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اوراس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد نوید احمد گواہ شد نمبر 1 محمد حسین ولد غلام محمد 53۔ ناصر آباد شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 2 مسرور احمد طور ولد میاں مبارک احمد ناصر 5۔ ناصر آباد شرقی ربوہ

مسل نمبر 39849 میں شرجیل احمد ولد سرفراز احمد قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 53۔ ناصر آباد شرقی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 13-9-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اوراس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ شرجیل احمد گواہ شد نمبر 1 محمد ابراہیم منیب ولد محمد خان مکان نمبر 32۔ناصر آباد شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 2 شمیم احمد خالد وصیت نمبر 14434

مسل نمبر 39850 میں شاہدہ بھٹی بنت محمد سرور بھٹی قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلّہ دارالنصر شرقی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 16-9-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد شاہدہ بھٹی گواہ شد نمبر 1 حافظ اعجاز احمد بھٹی ولد محمد سرور محلّہ دارالنصر شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 2 میاں طاق محمود ولد محمد سرور بھٹی دارالنصر شرقی ربوہ

مسل نمبر 39851 میں نصرت جہاں فوزیہ بنت محمد سرور بھٹی قوم بھٹی پیشہ طالب علم عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر شرقی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 16-9-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ نصرت جہاں فوزیہ گواہ شد نمبر 1 حافظ اعجاز احمد بھٹی ولد محمد سرور بھٹی دارالنصر شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 2 میاں طارق محمود ولد میاں محمد سرور بھٹی دارالنصر شرقی ربوہ

مسل نمبر 39852 میں نصرت جہاں طلعت بنت محمد سرور بھٹی قوم بھٹی پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلّہ دارالنصر شرقی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 16-9-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ ثروت جہاں طلعت گواہ شد نمبر 1 حافظ اعجاز احمد بھٹی ولد محمد سرور بھٹی دارالنصر شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 2 میاں طارق محمود ولد میاں محمد سرور بھٹی دارالنصر شرقی ربوہ

مسل نمبر 39853 میں شمائلہ ناصر بنت ناصر احمد مہار قوم جٹ مہار پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلّہ دارالنصر شرقی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 14-9-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ایک جوڑی بالیاں اندازاً قیمت -/1500 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ شمائلہ ناصر گواہ شد نمبر 1 ناصر احمد مہار دارالنصر شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 2 محمد طارق طیب ولد عظمت اللہ بھٹی مرحوم 12/20 دارالنصر شرقی ربوہ

مسل نمبر 39854 میں صائمہ نورین بنت محمد اشرف قوم رحمانی پیشہ طالب علم عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلّہ دارالنصر شرقی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 12-9-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ صائمہ نورین گواہ شد نمبر 1 محمد اشرف ولد عبدالغنی دارالنصر شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 2 مظفر احمد ولد چوہدری عبدالرحیم 31/20 محلّہ دارالنصر شرقی ربوہ

مسل نمبر 39855 میں حماد احمد مباہل ولد عبدالقدیر قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 26/20 دارالنصر شرقی ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 13-9-04 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد حماد احمد مباہل گواہ شد نمبر 1 حبیب اللہ شاکر ولد شاہ دین 63/21 دارالنصر شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 2 عبدالقدیر ولد نصیر احمد 26/20 دارالنصر شرقی ربوہ

مسل نمبر 39856 میں صدیقہ عنبر بنت شیخ اشفاق احمد قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالنصر شرقی نمبر 1 ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکرہ آج بتاریخ 17-9-04 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔طلائی زیور 3 گرام قیمت -/2600 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ صدیقہ عنبر گواہ شد نمبر 1 آفاق احمد ولد اشفاق احمد دارالنصر غربی حلقہ اقبال ربوہ وصیت نمبر 34315 گواہ شد نمبر 2 عنایت اللہ ولد غلام مرتضی 19/18 دارالنصر غربی اقبال ربوہ وصیت نمبر 23596

خدا کی رحمت کا ایک دروازہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں۔خدا تعالیٰ کی رحمت کے بہت سے دروازوں میں ایک رحمت کا دروازہ جو ہم پر کھولا گیا ہے وہ وقف جدید کا دروازہ ہے اس نظام کے ذریعہ حضرت مصلح موعود نے ہمارے لئے نیکیاں کرنے اور رحمتیں کمانے کا سامان کردیا ہے۔

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

ادارہ الفضل مکرم شفیق احمد گھمن صاحب کو بطور نمائندہ مینیجر الفضل، راولپنڈی شہر کے لئے نئے خریدار بنانے، چندہ الفضل، بقایاجات کی وصولی اور اشتہارات کیلئے بھجوا رہا ہے۔ تمام احباب جماعت سے تعاون کی بھرپور درخواست ہے۔

اکسیر بدن سیرپ

فولاد کی کمی کو دور کرکے طاقت بحال کرتا ہے

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

فون 04524-212434 فیکس: 213966

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

سوموار 20 دسمبر 2004ء

12-35 a.m	لقاء مع العرب
1-35 a.m	گلشن وقف نو
2-45 a.m	چلڈرنز کارنر
3-00 a.m	سیرت مسیح موعود
3-30 a.m	سوال وجواب
5-00 a.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
5-50 a.m	بستان وقف نو
6-55 a.m	بچوں کا پروگرام
7-20 a.m	سوال وجواب
8-20 a.m	علمی خطابات
9-20 a.m	کوئز۔ روحانی خزائن
10-00 a.m	خطبہ جمعہ
11-00 a.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
12-00 p.m	لقاء مع العرب
1-00 p.m	چائینز سروس
1-30 p.m	طب وصحت کی باتیں
1-55 p.m	فرانسیسی سروس
2-55 p.m	انڈونیشین سروس
3-55 p.m	بستان وقف نو
5-00 p.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-05 p.m	چلڈرنز پروگرام
6-30 p.m	بنگلہ سروس
7-00 p.m	طب وصحت کی باتیں
8-00 p.m	خطبہ جمعہ
9-20 p.m	کوئز روحانی خزائن
10-00 p.m	علمی خطابات
11-00 p.m	سوال وجواب

منگل 21 دسمبر 2004ء

1-15 a.m	لقاء مع العرب
2-20 a.m	خطبہ جمعہ
3-20 a.m	بچوں کا پروگرام
3-55 a.m	سوال وجواب
5-00 a.m	تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
6-00 a.m	خطبہ جمعہ
7-00 a.m	بچوں کا پروگرام
7-25 a.m	سوال وجواب
8-30 a.m	راہ ہدایت
9-00 a.m	جلسہ سالانہ امریکہ 2004
10-00 a.m	خطبہ جمعہ
11-00 a.m	تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
12-00 p.m	لقاء مع العرب
1-05 p.m	سندھی سروس
1-45 p.m	ملاقات
2-55 p.m	انڈونیشین سروس
3-55 p.m	راہ ہدایت
4-25 p.m	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
5-00 p.m	تلاوت، درس ملفوظات، خبریں
5-50 p.m	جلسہ سالانہ امریکہ 2004ء
6-50 p.m	بنگلہ سروس
8-00 p.m	گلشن وقف نو
9-05 p.m	لجنہ میگزین
11-10 p.m	سوال وجواب
11-55 p.m	راہ ہدایت

ربوہ میں طلوع وغروب 19۔ دسمبر 2004ء

طلوع فجر	5:33
طلوع آفتاب	7:01
زوال آفتاب	12:05
وقت عصر	3:38
غروب آفتاب	5:09
وقت عشاء	6:37

C.P.L 29